احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۷۷ | ہفتہ ۱۱ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ، ۷ نبوت ۱۳۷۱ہش، ۷ نومبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۵۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مالی قربانی کو دوام بخشیں

مالی قربانی کو اس طرح دوام بخشیں کہ آپ کی عمر کے ساتھ ساتھ آپکو ہمیشہ اچھی اداؤں کی تلاش رہے اور اس رنگ میں خدا کے حضور پیش کیا کریں کہ دیتے وقت آپ کے اندر ایک ہیجانی کیفیت پیدا ہو جایا کرے۔ آپ کا دل نرم ہو جایا کرے۔ آپ سمجھ لیا کریں کہ یہ وہ کیفیت ہے جو ضرور قبول ہوگی۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اس بات کو بھی خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے دو حکم ہیں۔ اوّل یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ نہ اس کی ذات میں نہ صفات میں نہ عبادات میں۔ اور دوسرے نوعِ انسان سے ہمدردی کرو۔ اور احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں ہی سے کرو۔ بلکہ کوئی ہو۔ آدم زاد ہو اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو۔ مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا انصاف اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ تم خود کرو۔ جس قدر نرمی تم اختیار کرو گے اور جس قدر فروتنی اور تواضع کرو گے اللہ تعالیٰ اسی قدر تم سے خوش ہوگا۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۳۰-۱۳۱)

انسان کی راحت مکمل نہیں ہو سکتی جب تک اس کا خدا تعالیٰ سے تعلق نہ ہو

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانیؓ

انسانی پیدائش میں اللہ تعالیٰ نے ایسے اسرار مخفی رکھے ہیں جن سے اس کی ذات کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ ان اسرار میں سے ایک سِر وہ انس اور محبت ہے جو انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ودیعت کیا۔ خواہ کوئی کتنا ہی سنگدل انسان ہو پھر اس کے دل میں محبت مخفی ہوتی ہے۔ ڈاکوؤں اور قاتلوں اور ظالم بادشاہوں کو بھی دیکھا گیا ہے تو ان کو بھی بعض وجودوں سے محبت ہوتی ہے یہ محبت انسانی قلب میں پیدا کر کے خدا تعالیٰ نے انسان کی توجہ اپنی طرف پھیر دی ہے اور انسان کے دل میں آگ لگا دی ہے تاکہ اس کو معلوم ہو کہ اس کی عین راحت خدا تعالیٰ میں ہے (.....) وہ جن چیزوں سے محبت کرتا ہے اس میں اس کو محسوس ہوتا ہے کہ میری راحت مکمل نہیں۔ وہ بیوی سے محبت کرتا ہے۔ اولاد سے محبت کرتا ہے لیکن اس محبت سے اس کو کامل خوشی نہیں ملتی بلکہ ان راحتوں کے باوجود اس کا دل محسوس کر رہا ہوتا ہے کہ ابھی میری راحت میں کمی ہے اور میری راحت ان چیزوں کے علاوہ کسی اور چیز میں ہے کیونکہ محبتوں کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی راحت اس خارش کے مشابہ ہوتی ہے جو پھوڑے پر ہوتی ہے اور اس سے ایک راحت ہوتی ہے ان راحتوں کے باوجود اگر وہ راحت نہ ملے تو یہ تمام راحتیں اکارت ہوتی ہیں۔

غرض یہ تمام تعلقات اس لئے ہیں کہ انسان کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھیرے اور اسی لئے نکاح کے معاملہ میں تقویٰ اللہ کی طرف توجہ دلائی جس میں بتایا کہ تم اس پاگل کی طرح نہ ہونا جو پھوڑے کا علاج اس لئے نہ کرے کہ اس کو کھجلانے میں ایک راحت ملتی ہے کیونکہ اصل راحت اس کھجلی میں نہیں جو پھوڑے پر ہوتی ہے بلکہ کامل صحت میں ہے جو اس کے بعد ہے اس لئے انسان کو خواہ کس قدر بھی سامان راحت حاصل ہوں اس کی راحت مکمل نہیں ہو سکتی جب تک اس کا خدا تعالیٰ سے تعلق نہ ہو۔

میاں بیوی کے تعلقات پھوڑے کو سہلانے کے مشابہ ہیں۔ ان میں راحت ہوتی ہے مگر باوجود اس راحت کے انسان محسوس کرتا ہے کہ مجھ کو کامل راحت نہیں کیونکہ جہاں اس کو ان تعلقات میں راحت ہوتی ہے وہاں اس کے ذمہ بہت سے فرائض بھی لگ جاتے ہیں۔ بچے راحت کا موجب ہوتے ہیں۔ لیکن اگر بیمار ہوں تو ان کی دوا اور تیمارداری کی فکر۔ ان کے کھانے پینے کی فکر اور ان کی تعلیم کی دقتیں انکی تربیت کا خیال۔ غرض گوناگوں دقتیں اور تکلیفیں ایک راحت کے مقابلہ میں ہوتی ہیں۔ بیوی سے راحت ہوتی ہے مگر اس کے حقوق

باقی ص ۸ پر

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرما دیا ہے۔

مخلصین جماعت نے والہانہ طور پر مالی قربانی کے وعدے پیش کرنے شروع کر دیئے ہیں

۳۰ اکتوبر بروز جمعہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ کے ذریعہ تحریک جدید کے انسٹھویں ۵۹ سال کا اعلان فرما دیا ہے اور مخلصین جماعت نے والہانہ طور پر مالی قربانی کے وعدے اپنے امام کی خدمت میں بھجوانے شروع کر دیئے ہیں۔

پاکستانی جماعتوں کے عہدیداران کرام سے درخواست ہے کہ وہ مقررہ فارموں پر جملہ افرادِ جماعت بشمول بچگان سے وعدے لے کر اوّلین موقعہ پر مرکز بھجوانے کا اہتمام فرمائیں۔ وعدے لیتے وقت نہ صرف قواعد و ضوابط کا خیال رکھیں بلکہ دوستوں کو تلقین کر دی جائے کہ وہ اپنی استطاعت کو بڑھانے کی ہر ممکن کوشش کریں اور معاونین خصوصی میں شامل ہوں۔ تاکہ سالِ نو میں ہم ۱۳۰ ممالک سے بھی زیادہ ممالک کی ضروریات کو پورا کرنے کی سعادت پائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم ناچیز بندوں کی مساعی کو شرفِ قبول بخشے۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

ماہر امراض چشم جنرل نسیم صاحب کی فضل عمر ہسپتال میں آمد

"میجر جنرل ڈاکٹر نسیم احمد صاحب ماہر امراض چشم مورخہ ۱۶ تا ۱۹ نومبر ۹۲ء فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آنکھوں کے پیچیدہ امراض کے آپریشنز کریں گے

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۷۔ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش ۷۔ نومبر ۱۹۹۲ء

یتیم کی دیکھ بھال

یہ بات تو کسی کے اختیار میں نہیں کہ کس کے گھر میں پیدا ہو ۔ ایک بچہ فقیر کے گھر میں پیدا ہوتا ہے ایک بچہ امیر کے گھر میں ایک بچہ رعایا کے گھر میں پیدا ہوتا ہے ایک بچہ بادشاہ کے گھر میں جنم لیتا ہے ۔ ایک بچہ جاہل کے گھر میں پیدا ہوتا ہے ۔ ایک بچہ عالم کے گھر میں ۔ زبان کے عام محاورہ میں اسے قسمت کہتے ہیں ۔ یہ اور بات ہے کہ پیدا چاہے کسی کے گھر میں ہو اپنی محنت اور کوشش اور ذہانت سے کچھ اور ہی بن جائے ۔ فقیر امیر بن جائے ۔ رعایا بادشاہ بن جائے ۔ جاہل عالم بن جائے ۔ گویا کہ پہلی بات ہو تو کسی کو اختیار نہیں دیا اور دوسری بات ایسی ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے کہ وہ کوشش کرے محنت کرے اور اپنی حالت بدل لے ۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے کسی کو کوشش سے روکنے اور اپنی حیثیت بدل لینے سے روکنے کا کوئی قانون نہیں بنایا نہ فطرت کے لحاظ سے نہ قدرت کے لحاظ سے ۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے حیثیت کو بدلنے یا اسے برقرار رکھنے میں ماں باپ کا بھی دخل شامل کر دیا ہے ۔ ماں باپ کی تربیت بہت حد تک بچے کو اپنی زندگی کے حالات بدلنے میں مدد دیتی ہے ۔ غریب ماں باپ کی کوشش ہوتی ہے کہ بچہ امیر بن جائے ۔ جاہل ماں باپ کی کوشش ہوتی ہے کہ بچہ لکھ پڑھ جائے اور ممکن ہو تو عالم بن جائے ۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص سے یہ اختیار بچوں کو بھی دیا ہے اور انکے ماں باپ کو بھی ۔ نتائج تو بہرحال اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں ۔

ایک اور بھی اختیار انسانوں کو دیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ معاشرہ ہر بچے کو اپنا بچہ سمجھے اسکی عادات کا خیال رکھے اس کی رہنمائی کرے اسے بہتر بننے میں مدد دے ۔ اگر معاشرہ ایسا کرے تو یقیناً کئی لوگوں کے حالات بدل سکتے ہیں بہتر ہو سکتے ہیں ۔ اگرچہ یہ اختیار عام طور پر بہت کم استعمال کیا جاتا ہے لیکن ہے ضروری اور بعض حالات میں تو بہت ضروری ہے ۔ اگر بچے کے والدین خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اس دنیا میں نہ رہیں تو معاشرہ کا فرض ہے ایسے بچے کے سر پر ہاتھ رکھے ۔ اسے اپنے ہی بچوں کی طرح سمجھے اور اسکی رہنمائی بھی کرے اور ضروری امداد بھی ۔ ایسے بچے یتیم کہلاتے ہیں اور ہر مذہب و ملت میں یتیم بچوں کی دیکھ بھال کو ایک مستحسن قدم سمجھا گیا ہے ۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری جماعت ۔ احمدیہ جماعت ۔ میں اس طرف خاص توجہ دی جاتی ہے ۔ اس سلسلہ میں الفضل میں جو اعلانات شائع ہوتے رہتے ہیں آپکا مطالعہ کیجئے اور ان کے مطابق عمل کیجیے ۔ اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر دے ۔

وہ بھرے بازار میں کہتے ہیں دل کا مُدّعا
مجھ کو زیرِ لب بھی کچھ کہنا بڑا دشوار ہے

یہ تضاد و اختلاف اور یہ تفاوت الاماں
ہے یہی انسانیّت تو یہ تو ناہموار ہے

——— ابوالاقبال

تمام عمر ترا انتظار کون کرے
یہ موت اپنے لئے اختیار کون کرے

قرار پایا ہے "دشتِ طلب" علاقۂ غیر
نئے زمین و زماں اُستوار کون کرے

خِرد کے خُون سے دل سینچتا ہے باغِ جنوں
جنونِ عشق ترا اعتبار کون کرے

یہ وہ زمیں ہے جہاں کوئی نقشِ پا بھی نہیں
ہوا کے گھوڑوں پہ دِل کو سوار کون کرے

بُلا بھی لائیں اُنہیں، پاس بھی بٹھالیں مگر
وہ بے کنار ہمیں ہم کنار کون کرے

چلو وہ خِلعتِ خلوت بھی بخش دیں ہم کو
ردائے نور مگر تار تار کون کرے

چلو وہ روح کے ذروں کو آفتاب کریں
مگر یہ جسم، تنِ سایہ دار کون کرے

نصیب، لمحۂ جاں ایک بھی نہیں مجھ کو!
یہ حال اُن پہ مرا آشکار کون کرے

قریب میرے نہیں کوئی بھی سوا اُنکے!
رقیب کتنے ہیں لیکن شمار کون کرے!

خرد بھی خام نہ ہو، عشق بھی تمام نہ ہو
ہے کام کرنے کا پر میرے یار کون کرے

غالب احمد

جھوٹے مذاق کو بھی برداشت نہ کریں

"جماعت احمدیہ کے بچّوں کے اُوپر میں خصوصیت کے ساتھ نظر رکھتا ہوں اور میرے نزدیک جب تک بچپن سے سچ کی عادت نہ ڈالی جائے بڑے ہو کر سچ کی عادت ڈالنا بہت مشکل کام ہو جاتا ہے ... یہ بہت ہی اہم بات ہے کہ ہم اپنے بچوں کو شروع ہی سے نرمی سے بھی اور سختی سے بھی سچ پر قائم کریں اور کسی قیمت پر بھی ان کے جھوٹے مذاق کو بھی برداشت نہ کریں"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرّابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

علمی مسائل

جب سیدھے راستہ کے دکھانے کی دعا سکھائی تو اس میں اس امر کو بھی شامل کیا کہ وہ راستہ ان لوگوں کا ہو جن پر تو نے انعام کیا ہے۔ یعنی معمولی راستہ نہ ہو بلکہ اعلیٰ اور ترقی یافتہ ارواح کا راستہ ہو۔

یہ کیسا شاندار مقصد ہے جو ہر (فرمانبردار) کے سامنے (دین حق) نے (آغاز) ہی میں رکھا ہے اسے نیکیوں میں اور اچھی چیزوں میں صرف نیکی کی خواہش نہیں رکھنی چاہیئے بلکہ انعام جیتنے والوں کی جماعت میں شامل ہونے کی خواہش رکھنی چاہیئے اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والا چھوٹے درجہ پر صبر نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کی محبت انسان کے دل میں ایسی وسعت پیدا کر دیتی ہے کہ وہ معمولی ترقی پر خوش نہیں ہوتا۔ وہ خوش ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی جستجو کے بعد کونسی چیز ہے جو اسے خوش کر سکے گی جو خدا تعالیٰ کا طالب ہوا۔ وہ ساری ترقیات کا طالب ہوا۔ اور جس نے خدا تعالیٰ کو سمجھا وہ کسی ترقی کو بھی آخری ترقی نہیں سمجھ سکتا مگر صاحب ایمان کے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کا مقام یہ ہے کہ یہ خواہش صرف اس کے دل سے پیدا نہیں ہوتی۔ اس کا رب بھی اسے یہی تعلیم دیتا ہے کہ دیکھنا چھوٹے درجہ پر راضی نہ ہو جانا مجھ سے نیکی مانگو مگر معمولی نیکی نہیں بلکہ وہ نیکی جو ان لوگوں کو حاصل تھی جنہوں نے نیکیوں کی دوڑ میں انعام حاصل کئے تھے اور کسی ایک دوڑ کے انعام حاصل کرنے والوں کا انعام نہیں بلکہ سب انعام پانے والوں کے انعام مجھ سے طلب کرو۔

لغت کے متعلق تو میں اوپر بتا آیا ہوں کہ انعام کے کوئی خاص معنے نہیں بلکہ ہر اچھی چیز کو جو خوشنودی کے اظہار کے لئے کسی کو دی جائے وہ انعام ہے۔ خواہ وہ دنیوی ہو یا دینی۔ کلام الٰہی میں بھی یہ لفظ انہی وسیع معنوں میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب ہم انسان پر کوئی انعام کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور ایک طرف ہو جاتا ہے یعنی بجائے انعام پر شکر گزار ہونے کے ہماری طرف سے غافل ہو جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ انعام کے معنے دنیا کے سامان علم، ہنر، دنیاوی عزتیں وغیرہ بھی ہیں کیونکہ یہی چیزیں ہیں جو ایک احسان کا رنگ بھی رکھتی ہیں اور بہت سے لوگ ان احسانات کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ کو بھلا دیتے ہیں۔

مصائب اور مشکلات سے بچا لینے کا نام بھی کلام الٰہی میں نعمت آیا ہے۔ فرماتا ہے اے صاحب ایمان لوگو! اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو۔ جب ایک قوم (بری نیت سے) تمہاری طرف ہاتھ بڑھانے کا قصد کر رہی تھی۔ تو ہم نے ان کے ہاتھوں کو تم (تک پہنچنے) سے روک رکھا اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاحب ایمان لوگوں کو چاہیئے کہ اللہ پر ہی توکل کیا کریں۔ اس میں دشمن کے حملوں سے محفوظ رکھنے کا نام نعمت رکھا گیا ہے۔

مگر جہاں ہر احسان نعمت ہے وہاں اس کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بعض احسان خاص طور پر نعمت کہلانے کے مستحق ہیں کیونکہ وہ مختلف قسم کے احسانوں میں سے چوٹی کے احسان ہیں۔ چنانچہ کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس وقت کو بھی یاد رکھو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اللہ نے جو تم پر نعمت کی ہے اسے ہر وقت اپنی نگاہ میں رکھو اور وہ نعمت یہ ہے کہ اس نے تم میں سے نبی بنائے اور تم کو بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ کچھ دیا جو نسل انسانی کی مختلف اقوام میں سے اور کسی قوم کو نہ دیا تھا۔ اس میں ان اشیاء کو جو انسان کیلئے نعمت قرار پا سکتی ہیں، گنا گیا ہے۔ اور یہود کو بتایا ہے کہ ان سب اقسام میں سے انہیں کثیر حصہ دیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ کلام الٰہی کے محاورہ میں سائل سے مراد وہ عادی گداگر نہیں کہ جنہوں نے سوال کو اپنا پیشہ بنا رکھا ہے کیونکہ دین حق سوال کو ناپسند کرتا ہے اور ایسا گداگر دین حق کے نظام کی کسی شق میں بھی نہیں آ سکتا۔ کیونکہ کلام الٰہی توکل علی اللہ پر بڑا زور دیتا ہے اور سوال کرنا توکل کے بالکل برخلاف ہے۔ پھر کلام الٰہی انسانی زندگی کو مفید طور پر خرچ کرنے پر زور دیتا ہے اور عادی سوالی اپنی زندگی کو تباہ کر رہے ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال سے سختی سے منع فرمایا ہے اور حضرت عمرؓ تو اس حکم پر عمل کرانے میں اس قدر شدت سے کام لیتے تھے کہ اگر کوئی ایسا سوالی ملتا تو آپ اس کی مانگی ہوئی چیزوں کو پھینک دیتے تھے اور اسے محنت مزدوری کرنے کی تلقین کرتے تھے۔

سوالی سے مراد وہ لوگ بھی نہیں جو معذور ہیں اور کما نہ سکیں۔ کیونکہ ان کا بوجھ دین حق نے قوم پر تسلیم کیا ہے۔ اور مال کو پاک کرنے کے لئے جو رقم ہوتی ہے۔ ان لوگوں کے اخراجات کی متحمل ہوتی ہے۔

پس جب ہم دین حق کے دوسرے احکام کو ملا کر دیکھتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ دین حق کے نزدیک سوالی وہ ہے جو درحقیقت محنت اور مزدوری سے کام تو لیتا ہے لیکن مثلاً اس کا پیشہ ایسا ہے کہ اس سے کافی آمدن نہیں ہو سکتی۔ یا یہ کہ اس کے عیال زیادہ ہیں۔ ایسے اشخاص میں سے کوئی اگر اپنے دوستوں سے سوال کرے تو گو دین حق نے اسے پسند تو نہیں کیا لیکن اسے منع نہیں کیا کیونکہ پوری محنت کے بعد بھی اگر اس کی ضرورت پوری نہیں ہوتی تو گو اس کا سوال کرنا معیوب ہو مگر اسے حرام یا ممنوع نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ آخر بھائی بھائیوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں۔

دوسرا مصرف کلام الٰہی نے ایسے صدقہ کا محروم لوگوں کا گروہ بتایا ہے۔ چنانچہ اوپر اس طرح ہے یعنی صاحب ایمان لوگوں کے مالوں میں سائلوں کا بھی حق ہوتا ہے۔ اور محروم لوگوں کا بھی۔ یعنی جو باوجود غربت کے سوال نہیں کرتے اس طرح ان لوگوں کی توجہ میں نہیں آتے جو گہری نگاہ سے اپنے ہمسایوں کو دیکھنے کے عادی نہیں۔

ان لوگوں کا ذکر کلام الٰہی میں ایک اور جگہ اس طرح آیا ہے کہ اے صاحب ایمان لوگو۔ جو مال تم خرچ کرو۔ اس میں سے ان بے مایہ لوگوں کو بھی دیا کرو جو دین یا ملت کی خدمت میں لگے رہتے ہیں۔ اور اس شغل کی وجہ سے ادھر ادھر پھر کر اپنی کمائی میں زیادتی نہیں کر سکتے۔ لیکن باوجود مال کی کمی کے وہ اپنے نفس کو سوال کی دنائیت سے بچاتے اور خاموش رہتے ہیں اور اس وجہ سے وہ لوگ جو غور کرنے کے عادی نہیں انہیں خوش حال سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ تو اگر دیکھے تو ان کو ان کے چہروں سے پہچان لے گا۔ وہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتے۔

اس آخری فقرہ سے یہ دھوکا نہیں کھانا چاہیئے کہ وہ نرمی سے مانگ لیتے ہیں۔ کیونکہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ وہ سوال کرتے ہی نہیں۔ پس چمٹ کر مانگنے سے یہ مراد ہے کہ وہ اپنی غربت کو چھپانے کے لئے اصرار کا سایہ بننے سے بھی گریز کرتے ہیں۔ اور اس طرح سوال مجسم ہو کر انسان لوگوں سے جو فائدہ اٹھا سکتا ہے اس سے بھی محروم رہتے ہیں اسے لوگوں پر خرچ کرنے پر کلام الٰہی نے خاص زور دیا ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

تلقین عمل

ایک نقص میں نے گھر سے یہاں آتے ہوئے یہ دیکھا ہے کہ بعض حصے کام کے ایسے ہوتے ہیں جن میں خدام الاحمدیہ کی نگرانی نہیں کی جاتی۔ کہ وہ تمام کے تمام اس کام میں مشغول ہیں یا نہیں۔ مثلاً فٹ بال کا میچ ہو رہا تھا تو ضروری نہیں سمجھا گیا کہ اس کی نگہداشت کی جائے کہ آیا سارے خدام میچ دیکھ رہے ہیں یا نہیں۔ کچھ خدام میچ دیکھ رہے تھے اور کچھ کھڑے تھے۔ اس طرح یہ غرض کہ خدام سالانہ اجتماع کے دو تین دن اس مشق میں گزاریں کہ وہ ہر وقت کام میں مشغول ہوں باطل ہو گئی۔ کیونکہ ان دو تین دنوں میں بھی بعض حصے ایسے ہیں جن میں بعض خدام مشغول ہیں۔ اور بعض خدام مشغول نہیں۔ اس لئے میں مجلس انتظامیہ مرکزیہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ فوراً اس بارہ میں قانون بنا کر آئندہ اس کی تعمیل کرائے۔ اور دیکھے کہ آیا وہ تمام کے تمام خدام کام میں لگے ہوئے ہیں یا نہیں۔ مثلاً میچ دیکھنا بھی کام ہے۔ اور یہ ضروری امر ہے کہ جب کھیلیں ہو رہی ہوں تو باقی خدام دیکھ رہے ہوں۔ یہ نہ ہو کہ بعض خدام کھیلیں دیکھ رہے ہوں اور بعض ادھر ادھر پھر رہے ہوں اگر ایک وقت میں چار یا پانچ کھیلیں ہو رہی ہوں تو منتظم خدام سے پوچھیں کہ وہ کونسی کھیل دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور ہر ایک کو حکم دیں کہ وہ کوئی نہ کوئی کھیل دیکھے۔ تا آوارگی کی عادت نہ ہو۔ دنیا کے لوگ تو ساری عمر کام میں لگے رہتے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کو بھی اس بات کی عادت ہونی چاہیئے کہ وہ دو تین دن تک کام میں مشغول رہیں۔ رہتے میں مجھے سینکڑوں

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔سین

جنگ بندی لائن پر

ایک انگریزی اخبار کی اطلاع کے مطابق جو کشمیری مجاہدین جنگ بندی لائن کے قریب دھرنا مار کر بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک سو سے زیادہ کو پولیس نے گرفتار کر لیا اور ان پر آنسو گیس پھینک کر انہیں وہاں سے منتشر کر دیا گرفتار کئے جانے والے لوگوں میں آزاد جموں کشمیر کے سابق صدر میجر جنرل ریٹائرڈ حیات محمد خان اور لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر خالد ابراہیم شامل ہیں۔ یہ لوگ جنگ بندی لائن کو عبور کر کے دوسری طرف جانا چاہتے تھے پولیس کی یہ کارروائی صبح کے وقت کی گئی اور آنسو گیس کے گولے چھوڑ کر ان لوگوں کو مدارا پور سرحد کی طرف بڑھنے سے روک دیا گیا یہ جگہ خاردار تاروں سے ۹ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور یہ وہ جگہ ہے جہاں یہ لوگ دھرنا مار کر بیٹھے ہوئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ چشم دید گواہوں نے یہ بتایا ہے کہ انتہائی سردی کے باوجود چار سو آدمیوں نے وہاں اکٹھے ہو کر آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ سردار محمد ابراہیم ان کی سربراہی کر رہے تھے۔ اور ان کا جلوس راولاکوٹ سے ہجیرہ تک گیا ان کے ساتھ جنرل حیات بھی تھے یہ لوگ کھلے آسمان کے نیچے رہے کہتے ہیں کہ محمد حیات خان ایک ایمبولنس میں سوئے۔ لوگوں نے فوج کو ساری رات مصروف رکھا اس لئے کہ وہ ساری رات اس کوشش میں رہے کہ انہیں آگے بڑھنا ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یوں لگتا تھا کہ آنکھ مچولی کھیلی جا رہی ہے۔ آگے بڑھنے والوں نے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ فوج نے انہیں آگے بڑھنے سے روک دیا ہے اس لئے وہ دھرنا مار کر بیٹھیں گے۔ ان کا دس افراد کا ایک گروپ آگے بڑھ کر ایسی جگہ پہنچ جائے گا۔ جہاں وہ ہندوستانی فوجیوں کو نظر آ جائیں گے۔ بعد ازاں ہجیرہ کے مقام پر لوگ پھر اکٹھے ہو گئے۔ اور انہوں نے ایک احتجاجی جلسہ کیا جس میں پولیس اور پنجاب کنسٹیبلری کی حرکات پر احتجاج کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ آگے بڑھنے والے لوگ نہایت پر امن تھے۔ چار پارٹیوں کے اتحاد نے اعلان کیا ہے کہ ہم نے آگے بڑھنا صرف ملتوی کیا ہے۔ اس فیصلے کو بدلا نہیں۔ گذشتہ اتوار کے دن سے اب تک ۱۵۰ افراد گرفتار ہو چکے ہیں۔ انہیں تین مختلف مقامات سے گرفتار کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک طالب علم بندوق کی گولی لگنے سے ہلاک ہو گیا۔ اور ۲۵ آدمی زخمی۔ پولیس نے بیرسٹر سلطان محمود اور امان اللہ خان کو بھی چالیس دیگر افراد کے ساتھ حراست میں لے لیا۔ کہا جاتا ہے کہ انہیں پنڈی پولیس سٹیشن میں رکھا جا رہا ہے ان کے حامیوں کا دعویٰ ہے کہ وہاں ان سے غیر انسانی سلوک کیا جا رہا ہے۔

جرمنی / پاکستان

گذشتہ روز جرمنی کے وزیر خارجہ ڈاکٹر کلاس کنیکل نے پانچ کروڑ مارکس سیلاب زدگان کے لئے دینے کا وعدہ کیا اسی طرح انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ نہایت اعلیٰ قسم کی دوائیں بھی مہیا کریں گے تاکہ ان مصیبت زدگان کی کسی طرح مدد کی جا سکے۔ ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمارے خیال میں پاکستانی حکومت خاصی محنت اور لگن کے ساتھ سیلاب زدگان کی بحالی کی کوشش کر رہی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں جرمنی کے وزیر خارجہ نے کہا کہ ان کی حکومت کشمیری مسئلہ سے پوری طرح آگاہ ہے۔ جرمنی کا یہ خیال ہے کہ ہر وہ بات جسے اقوام متحدہ درست سمجھتی ہے وہ جرمنی کے خیال میں بھی درست ہے۔

آپ نے کہا کہ وہ اپنے دو روزہ دورے کے دوران تمام ایسے امور کے متعلق گفت و شنید کریں گے۔ جن کا دونوں ممالک سے تعلق ہے۔ آپ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ عالمی برادری بوسنیا ہرزے گووینا کے اندوہناک مسئلے کو حل نہیں کر سکی اور اس کے لئے کوئی تسلی بخش تجاویز بھی نہیں پیش کی جا سکیں۔

پنجاب کے دورے کے دوران آپ نے پنجاب کے گورنر میاں محمد اظہر سے ملاقات کی۔ اور دو طرفہ مساوات کی باتیں ہوئیں۔ اسی طرح وزیر خارجہ موصوف نے جرمنی کے تاجروں سے جو پاکستان میں کام کر رہے ہیں گفتگو کی اور انسانی حقوق کے کمیشن کے افراد سے بھی آپ کی ملاقات ہوئی۔ آپ نے لاہور کے چیمبرز آف کامرس اور انڈسٹری کے اراکین نے بھی گفتگو کی اور مقامی صنعت کاروں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ دونوں ملکوں کا تعاون مزید مضبوط اور مستحکم ہونا چاہیئے۔

بے نظیر بھٹو / شناختی کارڈ

گذشتہ روز ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر محترمہ بے نظیر بھٹو سابق وزیر اعظم نے کہا کہ حقوق کا مطالبہ نہیں کیا جاتا بلکہ وہ چھین کر حاصل کئے جاتے ہیں حکومت کے اس فیصلے کو کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کیا جائے نہایت افسوسناک بتاتے ہوئے کہا کہ یہ تو نسل پرستی کی پالیسی کے مترادف ہے آپ نے کہا کہ پہلے ہی ملک میں کئی طریقوں سے نسل پرستی رائج ہے آپ نے اس بات کا بھی مطالبہ کیا کہ اقلیتوں کے انتخابات الگ نہیں ہونے چاہئیں۔ ہمیں جرأت مندانہ طریق پر کام کرتے ہوئے ساری قوم کے انتخابات اکٹھے کروانے چاہئیں۔ آپ نے مزید کہا کہ پاکستان نے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ڈیکلیریشن پر دستخط کئے ہوئے ہیں۔ اور اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ مذہب کا خانہ شناختی کارڈ میں شامل کرنا اس ڈیکلیریشن کی خلاف ورزی ہے۔

شناختی کارڈ کے سلسلے میں ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ بہت سے لوگوں نے مطالبہ کیا ہے کہ یہ خانہ شامل نہ کیا جائے۔ ان کے خیال میں ملک میں استحکام پیدا ہونے کی بجائے نقصان پہنچے گا۔ اور لوگ اپنے آپ کو ایک دوسرے سے الگ الگ سمجھتے ہوئے ایک پاکستانی قوم نہ کہلا سکیں گے۔ حکومتی ذرائع نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ خانہ شامل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے اور اب اس فیصلے کو بدلا نہیں جائے گا۔ حکومت کا خیال ہے کہ چونکہ انتخابات جداگانہ ہوتے ہیں اس لئے انتخابات میں کسی گھپلے کے روکنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ پتہ چلے کہ کون مسلمانوں کی فہرست میں سے ووٹ دے رہا ہے اور کون اقلیتی جماعتوں میں سے اور یہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر ووٹ دیں۔

الذوالفقار اور پی پی پی

قومی اسمبلی نے الذوالفقار تنظیم کی کارکردگی پر پانچ روز بحث کرنے کے بعد ایک ریزولیوشن منظور کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اس تنظیم کا پیپلز پارٹی سے گہرا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں کئی واقعات بیان کئے گئے اور ان کے نتائج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا گیا کہ یہ تنظیم پاکستان کے استحکام پر بری طرح اثر انداز ہو سکتی ہے۔ پیپلز پارٹی نے اس بات کو مسترد کر دیا ہے کہ الذوالفقار کا اس پارٹی سے کوئی تعلق ہے۔ اس کے نمائندوں نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کو بدنام کرنے کے لئے اسمبلی میں یہ بحث اٹھائی گئی۔ اور نتیجۃً وہ ریزولیوشن پاس کیا گیا جس میں اس تنظیم اور پیپلز پارٹی کے تعلقات کا ذکر ہے۔ بعض لوگ ان امور کا تجزیہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اب ایم۔کیو۔ایم کی طرح پیپلز پارٹی کے ارکان کو بھی حراست میں لیا جائے گا۔ یا اس پارٹی کے سرکردہ افراد زیر زمین چلے جائیں گے۔ بعض تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ سندھ میں فوجی اپریشن کو جو توسیع دی گئی ہے اس میں اب پیپلز پارٹی کی باری آگئی ہے کہ اس کی کارکردگی پر فوجی اپریشن لاگو ہو۔ اگرچہ حکومت نے کسی ایسے ارادے کا اظہار نہیں کیا لیکن بہر حال فوجی اپریشن سے جو لوگوں کو اطمینان حاصل ہوا ہے اس سلسلے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ فوج کو جہاں بھی کوئی ایسی بات نظر آئے گی جو ملک کے امن اور استحکام کے خلاف ہو وہاں وہ ضرور ایکشن لے گی۔ اسے کسی خاص پارٹی کے خلاف کام کرنے کی نہ ہدایت ہے نہ ضرورت۔

بنگلہ دیشی یا بھارتی

بھارت کی کوشش ہے کہ دو لاکھ تیس ہزار بنگالی بولنے والے لوگوں کو فروری تک بھارت سے نکال کر بنگلہ دیش

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر حمید اللہ نصرت پاشا

اسی زبان سے

زبان جو کہ انسان کے خاکی جسم کا ایک عضو ہے۔ انسان کے معاشرتی تعلقات کے قیام کا پہلا ذریعہ بھی ہے۔ یہ زبان انسان کے رازوں کی پہریدار اور خیالات کی دربان بھی ہے اور اس کے قلبی جذبات اور عقل و خرد کی آئینہ دار اور عکاس بھی ہے۔ اسی زبان سے ہم خوشی اور غم کا اظہار کرتے ہیں اور اسی زبان سے اپنے ماحول میں خوشی اور غم کے دونوں کے بیج بھی بوتے ہیں۔ اسی زبان سے دل جیتے جاتے ہیں اور اسی زبان سے نفرتوں کے انگارے دہکائے جاتے ہیں۔ یہی زبان ہے کہ جب لگامیں دے دیں تو قولِ معروف جنم لیتا ہے، اور جب بے مہار چھوڑ دیں تو جھوٹ غیبت، تہمت اور گالی کے مکروہ چشمے پھوٹتے ہیں۔

انسان کی طبعی صلاحیتوں کو لگام دینا ہی دین کا منشاء ہے۔ یہ وہ دروازہ ہے جس سے انسان کی ترقی کی راہیں کھلتی ہیں انسان کو یہی سکھلانا مقصود ہے کہ کس صلاحیت کو کیوں، کہاں کب اور کیسے استعمال کرنا ہے۔ خیالات کی آمد پر تو ہمیں قابو اور تصرف نہیں ہے البتہ ان کے اظہار میں احتیاط ہماری ذمہ داری ہے۔ بیسیوں الفاظ اور فقرے روزانہ ذہن میں تشکیل پاتے ہیں۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ یہ الفاظ اور فقرے زبان سے جاری ہوں، ہم یہ دیکھ لیں کہ اس بات کا مول خدا کی خوشنودی ہوگی یا اس کی ناراضگی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے احمدیت کی دوسری صدی کے سر پر جماعت کو جن پانچ بنیادی اخلاق کی طرف متوجہ کیا ہے ان میں سے ایک "نرم اور پاک زبان کا استعمال" بھی ہے۔ گویا تحریک یہ کی گئی ہے کہ زبان میں "نرمی" اور "پاکیزگی" دونوں اوصاف پیدا کئے جائیں۔ بلاشبہ یہ ایک عام فہم سی بات ہے کہ جب تک یہ دونوں اوصاف بیک وقت زبان میں موجود نہ ہوں حسنِ مقال کی کیفیت پیدا نہیں ہو سکتی۔

بعض لوگ اپنے اندر یہ وصف رکھتے ہیں کہ نیک بات کرتے ہوئے بھی ایسا ترش اور کرخت لہجہ اختیار کرتے ہیں کہ گویا گالی معلوم ہو۔ دوسری جانب بعض لوگ زبان کی مغلظات اور فحش ترین کلمات بھی اس قدر نرمی سے ادا کرتے ہیں کہ گویا غزل سرا ہوں۔ یہی وجہ ہے جب جماعت کو حسنِ مقال کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہوا تو ہمارے امام نے ان دونوں پہلوؤں کا وضاحت سے ذکر فرمایا۔

احکام اور اوامر میں سے ایک حکم جو خالق حقیقی کی طرف سے انسان کے لئے صادر ہوا وہ یہ ہے کہ لوگوں سے ایسی بات کرو جو اپنے اندر حُسن کا پہلو رکھتی ہو۔ چونکہ انسانی معاشرہ میں رابطہ اور تعلقات کے قیام کا آغاز عام طور پر بات چیت اور گفتگو ہی سے ہوتا ہے۔ لہٰذا اس حکم کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے یہ منشاء ظاہر فرمائی ہے کہ انسانی تعلقات اور روابط کا پہلا قدم ہی حُسن کا حامل ہو۔ پھر اس دولت کی تقسیم کو مذہب اور قوم کے دائروں سے بالا رکھا اور سب لوگوں کو اس بات کا حقدار ٹھہرا دیا کہ وہ ہمیشہ صاحبِ ایمان کی زبان سے ایسی باتیں سنیں جو حسن سے معمور ہوں۔

بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ آواز کو بلند کرنے سے شائد بات میں وزن بھی بڑھ جاتا ہے۔ اسی نادانی کے سبب ان کی آواز گھر کی چاردیواری کو پھلانگ کر اہلِ محلہ کے لئے اکثر زحمت کا سبب بنتی ہے۔ ان کی باتیں اکثر ایسے کانوں تک پہنچ جاتی ہیں جن کو سنانا مقصود ہی نہیں ہوتا۔ شاید انہیں لوگوں کے لئے "حلق پھاڑ کر بولنا" صادق آتا ہے۔ اسی طرح بات کرنا تکبّر اور غرور کے مرض میں مبتلا لوگوں کی علامت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یقیناً اللہ ہر شیخی اور فخر کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔ تم اپنی رفتار میں میانہ روی رکھو اور اپنی آوازوں کو دھیما رکھو۔ یقیناً آوازوں میں سب سے ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے۔

تکبّر کے علاوہ ایک پہلو حیا کا بھی ہے زبان کی حیا کیا ہے؟ زبان کی حیا یہ ہے کہ اگر کوئی بات زبان پر آ بھی رہی ہو تو زبان کو تھام لیا جائے اور کوئی بھی بری بات اتنی آواز میں نہ کہی جائے کہ سنائی دی جا سکے۔ گویا زبان پر ایسے بند باندھے جائیں جو خیالات کی صرف ان لہروں کو گزرنے کی اجازت دیں جو پاک ہوں اور صاف ہوں۔ زبان کی حیا کا یہ مضمون اللہ تعالیٰ یوں بیان فرماتا ہے کہ

اللہ کو پسند نہیں کہ کوئی بھی بُری بات بآوازِ بلند کہی جائے۔ سوائے اس کے کہ جس پر ظلم کیا گیا ہو۔ اور اللہ بہت سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔ جس پر ظلم ہوا کا استثناء محض اس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ اپنے بندوں کے اضطراب اور بے بسی کی حالت کا لحاظ فرماتا ہے۔ ورنہ عام تعلیم یہی ہے کہ کوئی بھی ناپسندیدہ بات بآواز نہ کہی جائے۔

کہتے ہیں کہ "عذر گناہ بدتر از گناہ" گالی گلوچ کے عادی حضرات بھی بعض اوقات اپنی عادت کے عذر کے طور پر بڑے دلچسپ بہانے پیش کرتے ہیں۔ بعض کا مؤقف ہے کہ چونکہ گالی زبان پر چڑھ چکی ہے۔ بلکہ محاورے کا حصّہ بن چکی ہے۔ اس لئے جب وہ گالی دیتے ہیں۔ وہ گالی عادتاً ہوتی ہے ارادتاً نہیں۔

اس میں کیا شبہ ہے کہ صبر کرنا اعلیٰ مردانگی چاہتا ہے اور ضبط کرنا بہادروں کا کام ہے۔ اور پھر گالی سُن کر صبر اور ضبط سے کام لینا واقعی مشکل ہے۔ البتہ خدا والوں کی یہ شان ہوتی ہے کہ ان کے دلوں میں رحم کا جذبہ اس قدر بھرا ہوا ہوتا ہے کہ برائی کے بدلے نیکی کی راہ ازراہِ تکلّف نہیں ہوتی بلکہ فطرت کے جوش کے ماتحت ہوتی ہے۔ اسی کیفیت کا بیان حضرت بانی جماعت احمدیہ کے اس شعر میں ہے:

گالیاں سُن کے دُعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

اپنی جماعت سے اسی رحم کی توقع رکھتے ہوئے ایک اور موقع پر حضرت بانی سلسلہ یوں نصیحت فرماتے ہیں:۔

گالیاں سُن کر دُعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

اگر ہم آج حضرت بانی سلسلہ کی اس نصیحت پر کاربند ہو جائیں تو ہمارے دشمن ہمارے دوست بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یعنی تو بدی کا جواب نیکی سے دے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص کہ جس کے اور تیرے درمیان عداوت ہے، وہی تیرا گرم جوش دوست بن جائے گا۔

حضرت بانی سلسلہ کا بھی یہی طریق تھا۔ ایک مرتبہ ایک شدید مخالف جو بدزبان بھی تھا آپ کے پاس آیا۔ جب آپ کے رُوبرو ہوا تو بے انداز اور بے دریغ گالیاں دینے لگا۔ آپ خاموشی سے اسے سُنتے رہے۔ جب وہ تھک گیا تو آپ نے انتہائی ملائمت سے اسے کہا "بھائی! کچھ اور بھی کہہ لو۔" یہ الفاظ سنکر وہ شخص شرمسار ہوا۔

بسا اوقات انسان ایک گناہ میں صرف اس لئے گرفتار رہتا ہے کہ اسے علم نہیں ہوتا کہ اس کے جرم کی سنگینی کیا ہے۔ ہر احمدی کے جاننے کے لئے کہ بدزبانی کس قدر سنگین جرم ہے، حضرت بانی سلسلہ کا ایک شعر ہی کافی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے

یہ بات غور کرنے کے قابل اور فکر کے لائق ہے کہ حضرت بانی سلسلہ اپنے اس شعر میں بدزبانی کو ہر ایک بدی سے بدتر قرار دیتے ہوئے اسے "نجاست" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور اس دل کو کہ جو بدزبانی کا مبداء و منبع ہو۔ بیت الخلاء سے تشبیہہ دیتے ہیں۔ اگر یہ خوف کا مقام نہیں تو کیا ہے؟۔

بقیہ صـ۴ سے آگے

بھیج دیا جائے۔ چنانچہ گذشتہ دنوں بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ مستفیض الرحمان نے کہا کہ ستمبر تک بھارت نے ۷۷ بنگالی بولنے والے ہندوستانی قومیت رکھنے والے لوگوں کو سرحد سے دھکیل کر بنگلہ دیش میں داخل کر دیا تھا۔ ان کو واپس بھیجنے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ وزیر موصوف نے گذشتہ روز (بدھ) پارلیمنٹ کو بتایا کہ ۷۷ افراد بھارت میں آپریشن پش بیک (اپریشن واپس بھیجو) کے تحت ستمبر میں بنگلہ دیش میں دھکیل دئے گئے تھے جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے بھارت دو لاکھ تیس ہزار بنگالی بولنے والے لوگوں کو بنگلہ دیش بھیجنا چاہتا ہے۔ کیونکہ بھارت کا خیال ہے کہ بنگلہ دیش ہی ان کا اصل گھر ہے۔ بنگلہ دیش کا کہنا ہے کہ یہ لوگ زیادہ تر مغربی بنگال کے رہنے والے ہیں اور مغربی بنگال بھارت کا حصہ ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان اس سلسلے میں گفت و شنید ہو رہی ہے اور اصل مسئلہ کا حل یہ گفت و شنید ہی ہے لیکن اس کے باوجود گفت و شنید کے دوران بھی بھارت بنگلہ بولنے والے لوگوں کو بنگلہ دیش بھیج رہا ہے۔ گذشتہ ایام میں بنگلہ دیش پارلیمنٹ نے بھارت کی اس حرکت کے خلاف ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ بھارت کہتا ہے کہ یہ لوگ غیر قانونی طور پر تارکین وطن بن کر بھارت میں رہ رہے ہیں لیکن بنگلہ دیش پارلیمنٹ نے کہا کہ بھارت میں کوئی بنگلہ دیشی غیر قانونی طور پر نہیں گیا ہوا۔ سوائے چکمہ کے افراد کے جو جنوب مشرق کی پہاڑیوں سے نکل کر ادھر ادھر گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

ڈان کا ایک اداریہ

کیا ہمارے لئے جداگانہ انتخابات ضروری ہیں؟

روزنامہ ڈان نے اپنے ۳۰ اکتوبر کے شمارے میں پہلے اداریہ میں یہ سوال اٹھایا ہے کہ کیا ہمیں جداگانہ انتخابات کی ضرورت ہے اور لکھا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے جداگانہ انتخابات کے خلاف بات کی ہے دراصل یہ بات انہیں اس وقت کرنی چاہئیے تھی جب وہ خود وزیر اعظم تھیں۔ کیونکہ کسی حکومت کو اچھے مشورے دینا بھی اچھی بات سہی لیکن اگر ان مشوروں پر اپنے دورِ اقتدار میں عمل کیا جائے تو یہ اس سے بھی زیادہ اچھا ہے۔ لیکن بہر حال اس بات کو چھوڑتے ہوئے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جداگانہ انتخابات جنرل ضیاء الحق نے دستور کا بغور مطالعہ کئے بغیر اسلئے رائج کئے تھے کہ ان کی اپنی چھوٹی سی کنسٹی ٹیوانسی جس کا وہ ہمیشہ دفاع کرتے تھے۔ وہ خوش ہو جائے لیکن کیا ایسا ہوا۔؟ یعنی ایسا بھی نہیں ہو سکا۔ اقلیتوں نے جداگانہ انتخابات کی وجہ سے یہ محسوس کیا ہے کہ وہ قومی دھارے سے الگ کر دئے گئے ہیں اور اس طرح دلوں میں بغض اور کینے پیدا ہوتے ہیں۔ رواداری کی روح کم ہوئی ہے اور لوگ ایک دوسرے سے پرے ہٹے ہیں۔

اداریہ نویس پوچھتے ہیں کہ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا یا کیا یہ وقت مناسب نہیں ہے کہ اس غلط اقدام کو ختم کیا جائے۔ اس کو جاری رکھنا صرف اسی صورت میں کوئی معنی رکھے گا۔ اگر اقلیتیں اکثریت سے خوف زدہ ہوں جیسا کہ برِ صغیر پاک و ہند میں تھا۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اکثریت مختلف اقلیتوں سے خوف زدہ ہو رہی ہے۔ اور یہی اسکی وجہ جواز ہو سکتی ہے۔ مطالبے کئے جا رہے ہیں کہ اس فرقے کو یا اس فرقے کو اسلام سے دھکیل باہر کیا جائے۔ اس ملک کے باشندوں کو اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ انہیں ان کے مذہب کے متعلق ہدایات دی جائیں۔ مذہب تو وہ فضا ہے جس میں وہ سانس لے رہے ہیں۔ اسی لئے یکے بعد دیگرے حکومتوں کا شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کو شامل کرنے کی تجویز ایک ایسی بات ہے جو حیران کن ہے۔ اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ تعصبات کو ہوا دی جائے اور ایسا ان لوگوں کی وجہ سے کیا جائے جنہیں حقیقی طور پر کوئی نہیں جانتا۔ پاکستان کے سامنے بہت سے مسائل ہیں جن کا حل ضروری ہے اور جنہیں حل کرنے کے لئے ہمیں اپنی طاقتیں استعمال کرنی چاہئیں۔ لیکن چونکہ بات مشکل نظر آتی ہے اس لئے اسکی طرف سنجیدگی کے ساتھ دیکھا نہیں جاتا اور غور بھی نہیں کیا جاتا۔ اور ہم اکثر بلکہ ہمیشہ چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف مائل ہو کر ان کی طرف اپنی توجہ مبذول کر دیتے ہیں۔ اور یہ چھوٹی چھوٹی باتیں حقیقت میں کوئی مسائل ہیں ہی نہیں۔ جہاں تک جداگانہ انتخابات کا تعلق ہے۔ اس سے ہماری اقلیتوں کو سیکنڈ کلاس شہری بنا دینے والی بات ہے۔ اور یہ قائدِ اعظم کے نظریات جو ہر پاکستانی شہری کو ایک جیسے شہری دیکھنا چاہتے تھے کے خلاف ہے۔

قائدِ اعظم تو یہ چاہتے تھے کہ ذات اور مذہب کی تمیز کے بغیر تمام لوگوں کو ایک جیسے شہری سمجھا جائے۔ اس میں کیا شک ہے کہ اس وقت پاکستان میں کسی کے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ وہ بڑے بڑے مسائل کی طرف توجہ دے۔ یہ بڑے بڑے مسائل محدود سیاسی مفادات سے بہت آگے نکل جاتے ہیں۔ لیکن جب فضاء میں ٹھہراؤ پیدا ہوگا اور صاحبِ اقتدار ایسی باتوں کے متعلق سوچنے کی فرصت پائیں گے۔ تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ قومی ایجنڈے پر یہ مسئلہ یعنی جداگانہ انتخاب سرِ فہرست ہوگا۔

روزنامہ پاکستان کا ایک اداریہ

قومی شناختی کارڈوں کا غیر ملکیوں کو اجراء کیوں؟

لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس خلیل رمدے نے کہا ہے کہ ہمارے ملک میں جسطرح آنکھیں بند کر کے شناختی کارڈ جاری کئے جا رہے ہیں اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو پھر ملک کا خدا ہی حافظ ہے۔ فاضل جج نے ایک افغان باشندے کی درخواست ضمانت کی سماعت کے دوران اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل زعیم الفاروق ملک کو مخاطب کرتے ہوتے کہا کہ یہ حکومت کا کام ہے جو عدالت انجام دے رہی ہے۔ ان کاموں پر عدالتوں کا وقت ضائع نہ کریں، انہیں مقدمات نمٹانے دیں۔ گزشتہ تاریخ سماعت پر فاضل جج نے گوجرانوالہ میں مقیم افغان باشندوں اور ان کے شناختی کارڈوں کی تفصیلات طلب کی تھیں۔ اگلے روز ان کے سامنے ۴ شناختی کارڈ پیش کئے گئے۔ ان میں سے ۳ گوجرانوالہ اور ۲ کراچی سے جاری ہوئے تھے۔ انکے فارموں پر پتے تک درج نہیں تھے۔ تصدیق کے خانے میں کونسلر کے دستخط اور مہر موجود تھی۔ چھ سات کارڈ پولیس کی تصدیق سے جاری ہوئے تھے۔ ایک جعلی شناختی کارڈ پر ایس ایس پی کے دستخط تھے۔ باقی کے چھ کارڈوں کے فارموں پر اے ایس آئی سے لے کر ڈی ایس پی تک کے افسروں نے تصدیق کی تھی۔ فاضل جج نے حکم دیا کہ جن افغانیوں کو یہ شناختی کارڈ جاری کئے گئے ہیں ان کے خلاف فوری طور پر پرچہ درج کیا جائے۔ تصدیق کنندوں اور ڈسٹرکٹ رجسٹریشن آفس کے عملے کے خلاف بھی مقدمے درج کئے جائیں۔ زیر سماعت مقدمے کی تفصیل میں جائے بغیر اتنا ضرور عرض کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہمارے ملک میں قومی شناختی کارڈوں کے اجراء کے یوں تو ضابطے مقرر ہیں لیکن ان کی پابندی کم ہی کی جاتی ہے۔ عام پاکستانی شہری کو شناختی کارڈ کے حصول میں سو مشکلات پیش آتی ہیں لیکن غیر ملکیوں کے لئے ان کا حاصل کرنا بے حد آسان ہے۔ افغان جنگ کے دوران جو ۳۰ لاکھ سے زائد افغان مہاجر پاکستان آئے۔ ان میں سے کتنے ہوں گے جنہوں نے پاکستان کے قومی شناختی کارڈ حاصل کر لئے ہیں۔ اس وقت تک پتہ نہیں چل سکتا جب تک ملک گیر پیمانے پر اسکی پڑتال نہ ہو۔ بھارت سے آنے والے ہزاروں افراد اپنے سفری کاغذات تلف کرنے اور پاکستان کا قومی شناختی کارڈ حاصل کرنے کے بعد پاکستان ہی میں بس جاتے ہیں۔

یہ سلسلہ برسوں سے جاری ہے۔ اس طرح پاکستان کی آبادی میں غیر فطری طور پر اضافہ بھی ہوتا جا رہا ہے اور معاشرتی اور معاشی مسائل بھی بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ دنیا کا شاید ہی کوئی دوسرا ملک قومیت دینے کے معاملے میں پاکستان ایسا فراخ دل ہوگا۔ یہ فراخدلی بے حد مشکلات اور خطرات کا پیش خیمہ ہے۔ اسلئے اسے فوراً موقوف ہونا چاہیئے اور قومی سطح پر کارڈوں کی پڑتال کا انتظام کیا جانا چاہیئے۔ کسی ایک غیر ملکی کے پاس پاکستان کا قومی شناختی کارڈ نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر سرکاری اداروں کے ملازمین کا تعاون حاصل کیا جائے تو پڑتال کا یہ کام مختصر سی مدت میں مکمل کیا جا سکتا ہے۔

(روزنامہ پاکستان ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

بقیہ: صہ ۳ سے آگے

خادم ایسے ملے ہیں جو ادھر اُدھر کھڑے تھے یا پھر رہے تھے۔ اس طرح وہ غرض پوری نہیں ہوئی جس کے لئے یہ اجتماع مقرر کیا گیا ہے۔

دفرمودہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۰ء

کون کسی کی سُنتا ہے
کس سے کہے کوئی اپنی کتھا

سوچ کے دھارے سوکھ گئے
ہونا تھا جو ہو کے رہا

کشتی کو کنارا کیا ملتا
پتوار ہی اپنا ٹوٹ گیا

ہم نے تو بھنور کے بیچوں بیچ
اِک اور ہی رستہ دیکھ لیا

جو ہاتھ پکڑ کر چلتا ہے
اور منزل کا دیتا ہے پتہ

اس کی باتیں سُن اور مان
اس رہبر کے لگ جا

چاردں اور اندھیرا ہے
کونے میں رکھّا ہے دِیا

اس کی کرنیں پھیلیں گی
گمبھیر اندھیرا بھاگے گا

مَیں مست الست فقیرانہ
دیتا ہوں دنیا بھر کو دعا

کہتے ہیں نسیم تو کہنے دو
کب مَیں نے ان سے کچھ پوچھا

نسیم سیفی

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

DAWN

Friday, October 30, 1992

Do we need separate electorates?

MS BENAZIR BHUTTO who has spoken of the need to do away with separate electorates, should have raised this issue when, as Prime Minister, she was in a position to do something about it. It is easy enough for politicians to give excellent advice and to adopt irreproachable positions on different issues when they are out of power. But the test of their intentions really comes when they are enjoying the trappings of office. This reservation apart, what Ms Bhutto says about separate electorates is hard to fault on logical, political or any other grounds. The decision to have separate electorates — which means different religious denominations electing their own representatives to the national and provincial assemblies — was a retrogressive step taken without proper constitutional sanction by General Zia-ul-Haq when he was Chief Martial Law Administrator. Its only purpose was to appease that narrow constituency whose self-appointed defender the general had become.

Whether it achieved that purpose or not, it certainly pushed minorities outside the national mainstream. And, as an intangible side-effect, it helped increase the sum of intolerance existing in our society. Is it not time to undo this wrong-headed measure? Its continuation would make sense only if the minorities feel threatened by the majority, as was the case in pre-Partition India. But here, ironically, to judge by the attitude of some fire-brands on the extreme right, it seems as if the majority is threatened by the various minorities. That seems the only plausible justification for the frenzied demands made from time to time to push this or that sect outside the pale of Islam. The people of this country do not need to be instructed about their faith, which is part of the very air that they inhale. It is, therefore, not a little bemusing to watch successive governments say and do things — like the proposal to have a religious column in the national identity card — which serve no useful purpose apart from pandering to the narrow prejudices and proclivities of the obscurantist lobby. Pakistan has real problems facing it, to the resolution of which we should be devoting all our energies. Finding this task beyond our means or never seriously trying to come to grips with it, we are forever tilting at windmills or addressing issues that are really non-issues.

Separate electorates make our minorities into second class citizens. This detracts from the vision of the Quaid-i-Azam who saw the citizens of this Pakistan as being equal regardless of caste or creed. At the moment, admittedly, no one in this country has any time for larger issues or for doing things which go beyond the service of narrow political ends. But when a calmer mood prevails in the bastions of power, it would certainly be time to raise the question of separate electorates to the top of the national agenda.

اوپر درج انگریزی مضمون کا ترجمہ ص۶ پر درج ہے۔ ص۶ پر اس کا عنوان ہے۔ "کس نے کیا کہا" ڈان کا ایک اداریہ "کیا ہمارے لئے جداگانہ انتخابات ضروری ہیں؟"

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۶۲۴ میں عائشہ الٰہی صاحبہ زوجہ مقصود احمد قمر مربی سلسلہ قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۴۵ تحریک جدید ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳۔۷۔۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی دو تولہ تین ماشہ مالیتی ۱۰،۰۰۰/- روپے۔ (۲) حق مہر وصول شدہ ۵۰۰۰/- روپے۔ (۳) پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ واقع رحمان کالونی ربوہ مالیتی ۴۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۹۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ عائشہ الٰہی کوارٹر نمبر ۴۵ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مولانا محمد صدیق گورداسپوری کوارٹر نمبر 5/A تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مقصود احمد قمر مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۶۱۶۶ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۶۲۵ میں بشریٰ فیاض چوہدری زوجہ چوہدری فیاض احمد قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن F-۳۶ کمرشل ایریا محمد علی سوسائٹی کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۔۵۔۱۹۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر دس ہزار روپے۔ (۲) مکان نمبر F/۳۶ کمرشل ایریا محمد علی سوسائٹی کراچی نمبر ۸ مالیتی ۵،۰۰،۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ بشریٰ فیاض F/۳۶ کمرشل ایریا محمد علی سوسائٹی کراچی نمبر ۸۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمود احمد مبشر وصیت نمبر ۱۵۶۷۰۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری فیاض احمد وصیت نمبر ۲۰۸۲۳ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۶۲۶ میں تسنیم مہتہ زوجہ عبد الواسع مہتہ قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۔۵۔۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم ایک لاکھ روپے

باقی ص۸ پر

اس کی باتیں سُن اور مان
اس رہبر کے لڑ لگ جا

بقیہ: صدا سے آگے

کا بار بھی انسان پر پڑ جاتا ہے۔ اس حالت میں اسکی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھرتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میری کامل راحت تو خدا تعالیٰ میں ہے اور یہ تعلقات خدا کی طرف توجہ دلاتے کے لئے ہوتے ہیں۔ انہی تعلقات میں پھنس جانا اور انہی میں اپنی راحت کو محدود اور منحصر سمجھتے رہنا غلطی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا (۔) اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انہی تعلقات میں نہ پڑے رہو بلکہ اپنی کامل راحت یعنی خدا کا تقویٰ اختیار کرو۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۶ نومبر ۱۹۲۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ:۔ ۵ نومبر۔ موسمی کیفیت اعتدال پر ہے۔ صبح اور رات کے وقت سردی ہو جاتی ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ امریکہ کے صدارتی انتخاب میں کلنٹن کی کامیابی سے پاک امریکہ تعلقات پر فرق نہیں پڑے گا۔ ہم پہلے ہی امریکہ سے بہتر تعلقات کے لئے کوشاں ہیں۔ باقی معاملات امریکی قیادت پر منحصر ہیں۔

○ پی ڈی اے کی حکومت ہٹاؤ ملک بچاؤ تحریک کے سلسلے میں آج پنجاب کے کئی شہروں اور قصبوں میں جلوس نکالے گئے اور جلسے ہوئے۔ جن میں کئی جماعتوں کے رہنماؤں نے خطاب کیا۔ ایئر مارشل اصغر خان نے کہا کہ پی۔ڈی۔اے عوامی طاقت ہے اور کوئی اس کا راستہ نہیں روک سکتا۔

○ سیالکوٹ میں ایم۔ایس۔ایف کے ڈویژنل صدر جاوید بٹ کو قتل کر دیا گیا۔

○ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے آصف زرداری کی درخواست ضمانت مسترد کر دی۔

○ وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا عبدالستار نیازی نے سندھ اسمبلی کی شناختی کارڈ سے متعلق قرارداد پر شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ افسوسناک بات ہے لیکن یہ قرارداد وفاقی حکومت کے فیصلے کو متاثر نہیں کر سکے گی۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ پریس وہ پارلیمنٹ ہے جس کا اجلاس مسلسل جاری رہتا ہے۔ صحافی قلم کی حرمت اور اہمیت سے پوری طرح آگاہ ہیں۔ اور امید ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ صحافی اپنا قلم ملک کو ترقی دینے والوں اور لوگوں کو انتشار کے لئے سڑکوں پر لانے والوں کے درمیان فرق واضح کرنے کے لئے استعمال کریں۔

○ جموں وکشمیر ڈیموکریٹک الائنس نے پھر لائن آف کنٹرول عبور کرنے کا اعلان کر دیا۔ بیرسٹر سلطان محمود نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ نئی تاریخ کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

○ سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے کہا ہے کہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سربراہ کا کوئی نمائندہ اگر انسداد فرقہ واریت کا بل قومی اسمبلی میں پیش کرے گا تو سپاہ صحابہ اس کا خیر مقدم کرے گی۔

○ اقلیتی امور کے وزیر مملکت پیٹر جان سہوترا نے کہا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے متعلق ابھی حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔ اس لئے احتجاج یا بھوک ہڑتال قبل از وقت ہے انہوں نے کہا کہ ہم شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ نہیں بننے دیں گے۔

○ سندھ کے ۱۹۵، اشتہاری مجرموں کی گرفتاری کے لئے ساڑھے گیارہ کروڑ روپے کے انعامات کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ کراچی کے کروڑ پتی تاجر ابو احمد اسماعیل کو نامعلوم مسلح افراد نے اغوا کر لیا۔ پولیس ابھی تک مغوی اور اغوا کنندگان کا سراغ نہیں لگا سکی۔

○ چھانگا مانگا کے ایک نواحی گاؤں میں ایک ہی خاندان کے ۱۳، افراد کو سوتے میں قتل کر دیا گیا۔ اور ایک کو شدید زخمی کر دیا گیا۔

○ منتخب امریکی صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ عوام نے آئندہ صدر کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے حق رائے دہی استعمال کیا۔ انہوں نے کہا کہ میری حکومت عالمی امن اقتصادی مسائل اور ایڈز پر قابو پانے کے لئے کام کرے گی۔

خالص اور تازہ فل کریم
دودھ
(چھ روپے فی کلو)
چوہدری سپر سٹور
یونیورسٹی روڈ۔ دار العلوم غربی۔ ربوہ

بقیہ صفحہ ۷ سے آگے

(۲) زیورات طلائی ۵۲½ تولہ مالیتی ۱۵۷۵۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ تسنیم مہتہ زوجہ عبدالواسع مہتہ A/2 اسٹریٹ نمبر۲ خیابان شاہین فیز ۵ ڈیفنس سوسائٹی کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمود احمد بشر وصیت نمبر ۱۵۶۷۰ کراچی گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری فیاض احمد وصیت نمبر ۲۰۸۲۳۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

جن میں خاص طور پر سفید موتیا کے مریضوں میں INTRAOCULAR LENS IMPLANT یعنی مصنوعی عدسہ لگانے اور پردہ بصارت RETINA کے آپریشنز شامل ہوں گے ضرورت مند افراد سے درخواست ہے کہ مورخہ ۱۲ نومبر بروز جمعرات تک فضل عمر ہسپتال کے آؤٹ ڈور شعبہ امراض چشم میں ہفتہ اور سوموار کے علاوہ کسی روز صبح کے وقت تشریف لاکر راہنمائی حاصل کرلیں۔

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا
خریدنے کے لئے
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور
فون ۴۱۶۲۲
۲۲۶۵۰۸

پتہ

ضرورت ملازمین

(۱) ایک عورت جو امور خانہ داری سے اچھی طرح واقف ہو۔ ساتھ بچے وغیرہ نہ ہوں۔ تنخواہ ۱۲۰۰/- روپے دیگر مراعات کے ساتھ۔

(۲) ۱۲، ۱۳ سال کی عمر کا لڑکا جو باورچی خانہ میں مددگار کا کام کر سکے۔ تنخواہ ۶۰۰/- روپے بمعہ لوازمات

(۳) ایک لڑکا یا لڑکی عمر ۱۰، ۱۱ سال جو بچے کو بہلا سکے اور معمولی کام وغیرہ کر سکے۔ تنخواہ ۴۰۰/- روپے بمعہ لوازمات۔

صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ ملیں۔
مسز عبدالباری ۳۰ وائرلیس کمپاؤنڈ ۶ طفیل روڈ۔ لاہور کینٹ

جدید ہومیو پیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیو پیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ـــــ مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) (ڈاکٹر راجہ ہومیو) **ربوہ** فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۱